از ڈاکٹر محمد یوسف لون
ایسوسیٹ پروفیسر بخش فارسی

مثنوی نورالدین نامہ کا ایک مختصر جائزہ

نورالدین نامہ میں بابا کمال نے حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ کے حالات زندگی پر روشنی ڈالی ہے۔ حضرت شیخ نورالدین نورالدینؒ موضع کیموہ میں صدرنامی خاتون سے تولد ہوئے۔ ولادت کے بعد ہی حضرت شیخ نے اپنی ماں سے دودھ پینا بند کیا تھا۔ اُس پر انکی ماں اور باقی گھر والے بہت پریشان ہوئے۔ خدا تعالیٰ کے منشا سے وہاں ایک عارفہ پہنچی جو للہ کے نام سے [illegible] تھی۔ اس نیک خاتون نے بچے کو دودھ پینے کا اصرار کیا۔ انکی اس نصیحت پر انہوں نے دودھ پینا شروع کیا۔

خرد گفت ناحیت آن مہ راستی — بخوان زودتر چوں زین آشتی
بفال ہمایون نہاد ندم نام — شہ نورالدین نور بحسن تمام
ششم روز بوداز جماد نخست — کہ آن نور پرتو فگن شد درست
چو آمد ز مادر برون نازنین — ز بطن صدف، ہمچو دُرِ ثمین
نہ لبید پستان نہ نوشید شیر — کہ از جام عرفان حق بود سیر
بغم آشنا مادر مہر ور — شد از بہر آن طفل نیکو سیر

در یغا کہ طفل نکو رویمن — دھان ترنمی سازد از جوی من

پس زاری از بہر فرزند کرد — بدرد و باندوہ دل بند کرد

مگر رزق او نیست اندر جہاں — ازان تر نسازد ز شیرم دہان

چواین للّٰہ پاک سیرت شنید — سوی کو دک ماہ صورت پدید

بگفتش کہ ای اختر برج جان — برافروخت نورت زمین و زمان

زپستان مادر جدائی مساز — دھان کن پی شیر سر پیش باز

بفرمان او طفل روشن ضمیر — دھان باز فرمود از بہر شیرا

عمر کے چوتھے سال میں ماں باپ نے انہیں تعلیم پانے کے لئے مکتب میں بٹھایا لیکن حضرت شیخؒ نے تعلیم حاصل کرنے کے بجائے جنگلوں میں آوارہ گھومنا شروع کیا۔اس آوارہ پن کو روکنے کے لئے انکے گھر والوں نے انکے نکاح کی خاطر ایک حسین لڑکی کا انتخاب کیا۔اس لڑکی کا نام ذیؔ تھا۔والدین کے فرمان پر حضرت شیخؒ شادی کرنے پر رضا مند ہوئے۔شادی کے تین سال بعد انکے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جسکا نام زونؔ رکھا گیا۔تین سال گزرنے کے بعد ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جسکو حیدرؔ نام رکھا گیا۔ان چھ سالوں میں وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ خوشی اور مسرت سے دن گزارتے تھے۔

بہم بازگفتند خویش و تبار — بود طفل محتاج آموز گاہ

پس آنگہ باعزاز و باختصاص — سزاوار استاد تشریف خاص

ببردند طفل پریزاد را — بمکتب سپردند استاد را

زسن عمر شان آنزمان بودہ چار — چہل سالگی عقل باید بکار

زشش سال یا چو بہفتم رسند — قدم بر فلک ہمچوا نجم رسند

شب و روز در کار حق مشتغل — نمیداد جز یاد حق رہ بدل

زخویشان بیگانہ گان روی تافت — بسوی بیابان و میدان شتافت

مصالح نمودند با ہمدگر — کہ آریم پایش بزنجیر در

چو گردد گرفتار آل و عیال — سرش باز پیچد ز دیگر خیال

زبیکاری آید سوی کاروبار — نباشد گدا پیشہ و خوار و زار

برفتند ہرسوی جستند کام — بدیدند مہ پیکری مہر فام

بآن زینت و زین ذی نام بود — مزین کن نمودہ سا کام بود

پدر شادمان مادرش شاد کام — بتازش بنازش از و صبح و شام

پذیرای ہر سوشد پدید — نسیم اجابت ز ہر سو وزید

شہ نورالدین آفتاب یقین — بآن ماہ تا[illegible] گشتہ قرین

برآمد برین چون قریب سہ سال — بفضل خدا با[illegible] شد نہال

ببین اختری زد سر از برج جان — منور شد از نور او آسمان

ز دریای عظمت نکو کو پری — فرح آوردی جان پری پیکری

ز نورش عیان گشت ماہ تمام — بخواندند ازان زوآن دیدی بنام

سہ سالد گررفت و کردہ ظہور — یکی آفتابی ز دریای نور

بسی شادی و خرمی شد پدید — دل خویش و بیگانہ فرحت رسید

بآن مہر رخشندہ گردون خرام — ہمی پایہ حیدر نہادند نام [2]

دو بچوں کی ولادت کے بعد حضرت شیخ کو پھر ایک بار پہلی سی بے چینی پیدا ہوئی اور اپنے اہل و عیال اور گھر بار کے کام و کاج سے منہ موڑ کر عبادت الٰہی میں محو

ہوئے۔ ماں انکی خستہ حالت سے بہت پریشان ہوئی اور کافی ڈانٹ ڈپٹ کے بعد انہیں اپنے پیشہ کی طرف رغبت دلائی۔ اسوقت انکے گھر میں خاص پیشہ پاسبانی تھا اور رات کے وقت نقب زنی میں بھی ماہر تھے۔ ایک رات وہ بھائیوں کے مشورے پر انکے ساتھ چوری کرنے چلے گئے انہوں نے حضرت شیخؒ کو چوری کی نقب زنی سے ماہر کر کے ایک گھر کے اندر گھسایا۔ حضرت شیخؒ نے گھر کے اندر سے ایک ٹوٹا ہوا غربال اپنے بھائیوں کے حوالے کیا۔ اس پر انکے بھائی غضبناک ہوئے اور کسی اور چیز کی دریافت کیلئے پھر اس گھر میں داخل کیا۔

حضرت شیخؒ نے دوسری دفعہ ایک چکی لائی۔ اس پر ان کے بھائی بہت ناراض ہوئے اور اسکو بُرے ناموں سے پکارا۔ ان کی ماں جب اس راز سے واقف ہوئی تو انہوں نے اسکو کسی اور کام کی طرف مائل کیا۔ ماں کی نصیحت پر بافندگی کے کام کو سیکھنے گئے۔ اس کام میں ان کا دل اور بے چین ہوا۔ آخر بے چینی کو برداشت نہ کرتے ہوئے جنگل کا راستہ لینے پر مجبور ہوئے اور موضع کیموہ کے نزدیک گھپہ بل کے مقام پر غار کے اندر پوشیدہ ہوئے۔

شہ نورالدین رہنمائی انام — مہ اوج عزت شہ خاص و عام
خلایق پناہی مطیع رسولؐ — بدل مائل حق ز دنیا ملول
کہ گاہی نگاہی باہل و عیال — نمیکرد آن واقف سر حال
بخاطر چو گرد کدورت نشت — فروشت حال ز اموال دست
ز دنیای دون فارغ البال گشت — ز مال و منال وز اموال گشت
شب و روز از جان بحق مشتغل — بغیر خدا رہ نداده بدل

بمستی نشد مائل کسب و فن — که حاصل کند رزق فرزند و زن

ز مادر شو بار منت بکش — بکاری و کسبی بزن دست خوش

بگفتش بشب شبروی پیشه کن — درین کسب و فن روز اندیشه کن

درین شیوه چالاک مردانه زن — بیاموز از صاحب خانه من

رضای چو مادر بگفت این کلام — که همراه ایشان روم بعد شام

کمربسته کردند چون غازیان — روان نیم شب مست چون تازیان

برفتند در شب دهی یافتند — پر از امتعه بهنگی یافتند

دگر کوشکی چون سپهر بلند — نه از شحنه پاس و نه از شه گزند

مکین مکان سر نهاده بخواب — مگر خورده بودند آن شب شراب

چو دیوار را کند و در باز کرد — سوی شیخ ابدال سر باز کرد

در اندرون ای خجسته شعار — متاعی گرانمایه برون برار

شه دین و دنیا شد اندر سرا — بهر آن مال کو یافت زو پشت با

بسوی نفائس نگاهی نکرد — بهمت نگاهی بگاهی نکرد

شه نورالدینؒ معدن لطف و جود — شهر تاجور بود ملک وجود

ز چوب و ز سنگ نه شد نصیحت پذیر — بکار جهان دل نکرده اسیر

ز جا زود برجست در باز کرد — بصحرا چو شهباز پرواز کرد

تن والده خسته شد زین سخن — تو گوئی که روحش پرید از بدن

چو در غار بنشست فرخنده ماه — دل غار شد روشن از جلوه گاه

بذکر و عبادت مشغول شد — بزهد و ریاضت مقبول شد ۳

تقریباایک سال کی تلاشی کے بعد انکی ماں اس غار پر پہنچی جہاں اس کا بیٹا موجود تھا۔ اس نے اپنے بیٹے کو چیختے چلاتے آواز دی تا کہ وہ غار سے باہر آئے۔ جب باہر آنیکی امید نظرنہیں آئی تو اس نے اپنے دودھ کی اجرت طلب کی۔ حضرت شیخ اس بہانے سے غار سے باہر آئے اور ایک پتھر کی طرف اشارہ کیا اور دودھ دینے کا حکم دیا۔ خدا تعالٰی کے منشا سے پتھر سے دودھ بہنا شروع ہوا اور اپنی ماں کو دودھ کے بدلے دودھ لینے کو کہا۔ اس راز کے مشاہدہ سے انکی ماں خوش ہوئی اور دودھ لینے سے انکار کیا اور گھر واپس چلی گئی۔

بجان والدہ بود تفتہ جگر
پرسیدی از ہرکسی ز و خبر

کہ آیا ندیدند آن کام جان
کہ برداز تنم تاب و توان

بگفت ای پسر سوختم در فراق
دلم شد کباب [illegible] اق

برون آی زین غار ای نامدار
وز آنجا نیاید [illegible] روزگار

چہ قیمت دہی شیر من ای پسر
ز دستت نیاید امیدم بسر

شہنشاہ زین قول شد لا جواب
برون آمد از غار با اضطراب

من از بطن تو آمدم در وجود
ہم از شیر تو یافتم نفع سود

ترا فخر از شیر شد در زمان
مرا فخر از شہد شیرین زبان

برو بالن آور کہ شیرت دہم
ز تلخی ز گفتار تو وا رہم

نظر کرد در گوش سنگی بدید
دو پستان چو زن گشت از وی پدید

شد از سنگ خارہ روان جوی شیر
ز شہد و ز شکر بسی دلپذیر

چو غنچہ دل والدہ بر شگفت
بکاری پسر مرحبای بگفت

دوسرے روز انکی زوجہ محترمہ اپنے دو بچوں کے ہمیت اس غار پر حاضر ہوئی
اور نالہ وزاری سے اپنے شوہر کو منوانے لگی۔ حضرت شیخؒ نے انہیں اپنے حق [illegible]
سے آزاد کیا اور اپنے دو بچوں کی موت کے واسطے خدا تعالیٰ سے دست بدعا ہوئے اور
انکی دعا اسی وقت قبول ہوئی۔ اسطرح انکی بیوی بھی ناکام ہو کر واپس گھر پہنچی۔

عفیفہ زنان زوجہ نورالدینؒ — مہ آسمانی بروی زمین
ز تنہایش دل پراگندہ شد — ز ہجران او سینہ آگندہ شد
دو فرزند فی الحال ہمراہ برد — دو اختر نزدیک یکماہ برد
شہ نورالدینؒ چون ز تکلیف رست — بحق التجا کرد برداشت دست
خدایا ز یک بندہ ناید دو کار — یکی حب خلق و دگر کردگار
زن از دست [illegible] زندہ ماند — بقید تردد وہم بند ماند
بابن و بدختر چہ [illegible] واہم نمود — شدہ عضو عضوم اسیر عقود
خدایا ازین ہر دو دستم بدار — ضعیفم نیاید ز من ہیچ کار
دعا بر محل اجابت رسید — دل روشنش از کدورت رہید
دل خاصگان گنجدان خداست — ز مار تردد بعالم جداست
ز وسواس خالی لبالب ز شوق — تہی از ہوسہا پر از درد و ذوق

غار میں کچھ وقت گزارنے کے بعد حضرت شیخؒ بیرونی سیاحت پر مائل ہوئے۔
دیوسر علاقے کے ایک گاؤں میں پہنچکر ایک پتھر پر اپنی سجادہ بچھائی۔ یہ گاؤں قدرتی
خوبصورتی میں بہت ہی دلچسپ و دلکش تھا۔ اس گاؤں میں حضرت شیخؒ نے لوگوں کو

بسم اللہ کی عظمت سمجھائی اور اس کی برکت سے ایک گھر کی پالتو گائے جو دوودھ دینے سے معذور تھی نے دودھ دینا شروع کیا۔

برون آمد از غار چون آفتاب   به پیمودن راه بر زد طناب
بنظارگی ده بده ره برید   بیکبارگی نیک و بد را بدید
نخستین به سیر پرگنه دیو سر   تماشا کنان رفت اندر چمر
که بود اندران موضع دلکشای   هوای فرح بخش و راحت فزای
بیک گوشه آن مکان دررسیده   چو تخت سلیمان یکی سنگ دیده
پسند دل زمش افتاد سخت   بر آمد بران سنگ وافگند رخت
بصدق ارادت بسوز و نیاز   بگسترد سجاده بهر نماز
دران وقت شد عورتی نوجوان   خرا[illegible]ان [illegible] دری ناگهان
بجزم دلی آن مه سیم تن   بدوشید [illegible] نوشین عین
ولیکن ندوشید یک گاو را   نگیرد کسی از مفلسی ساو را
به پرسید شیخش که ای باشگون   ازین گاو نگرفته شیر چون
بگفتا که ای شیخ شیرین سمر   ستردن بود این بقر مختصر
عقیم است این گاو واستر نهاد   نه دوشید شد تا ز مادر بزاد
بگفتش که مادر مهر ور   بکن بسمله با منش پیش بر
کلید همه قفل بسم الله است   کند سر بکشاده زین گاو مست
بروشندلی آن زن تیز هوش   سخن کرد چون گوشواره بگوش
بکوشید و دوشید شیرین بدست   بجوشید پستان آن گاو مست
زن صالحه دید حالی شگفت   سر انگشت حیرت بدندان گرفت ۵

کہتے ہیں کہ ایک دن شہر کا قاضی تقریباً چار سو عالموں کے ہمراہ حضرت شیخؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شیخؒ اس وقت ایک پتھر پر محو عبادت تھے۔ ماشاءاللہ یہ پتھر اسقدر وسیع ہوا کہ چار سو آئے ہوئے مہمان اس پر آسانی سے بیٹھ گئے تھے۔ انہوں نے نماز سے فراغت پانے کے بعد ایک غلام کو اشارہ کیا کہ وہ مہمانوں کی خاطر دودھ کا ایک مٹکا لائے۔ غلام نے دودھ کا مٹکا پیش کیا اور حضرت شیخؒ نے وہ دودھ مہمانوں میں تقسیم کیا جس سے وہ سیراب ہو گئے۔ مہمانوں کو اچھی طرح کھلانے کے بعد مٹکا دودھ سے بھرپور رہی تھا۔ ان کشف و کمالات کو دیکھکر قاضی علماء کے سمیت اپنے سوالات کے جوابات حاصل کر گئے۔

یکی نقل روشنتر از آفتاب ‌ ‌ ‌ بخوان ایجوان تا شوی کامیاب

قضی خردمند دانش گزین ‌ ‌ ‌ معلم بتدریس علم الیقین

سر مفتیان پیشوای جهان ‌ ‌ ‌ امین جهان قاضی حکمران

بآن قاضی رہنمائی انام ‌ ‌ ‌ درافواہ سیدر بخوانند نام

چو مشہور شد خرق عادات شیخ ‌ ‌ ‌ جہاں گشت پر از کرامات شیخ

بشاخ دماغش نسیمی وزید ‌ ‌ ‌ بکاخ مشامش شمیمی رسید

برآمد برون قاضی از شہر خویش ‌ ‌ ‌ بخواہش رہ قریہ بگرفت پیش

رفیقان روشن روان و رشید ‌ ‌ ‌ ز علامہا چار صد کس گزید

ہمہ کامل و فاضل و ہوشمند ‌ ‌ ‌ ہمہ عامل و عالم و ارجمند

بعزم زیارت بصد اشتیاق ‌ ‌ ‌ بدرک ملاقات بالاتفاق

بصدق ارادت نہ بر امتحان ‌ ‌ ‌ شرفیاب گشتند آن مقبلان

بقطع مسافت باندک زمان ‌ ‌ ‌ بخدمت رسیدند آن کاملان
بدیدند آنشاه مردم نواز ‌ ‌ ‌ بتخت حجر مستعد بر نماز
عجب رویدادی پدید ارشد ‌ ‌ ‌ که پشت حجر شد یکی پهن گرد
بکوتاه رایان راه مجاز ‌ ‌ ‌ زروی حقیقت حجر شد در از
بسجاده سنگ بهر نماز ‌ ‌ ‌ چپ و راست آراسته شد بساز
نشستند در گرد دامان شمع ‌ ‌ ‌ بآیین پروانه قربان شمع
اشارت سوی خادم نیکرای ‌ ‌ ‌ نمود آن بزرگ حقیر آزمای
پذیرفت خادم اشارت بجان ‌ ‌ ‌ بدید آن اشارت بشارت بجان
یکی کوزه پرشیر آورده پیش ‌ ‌ ‌ دگر کاسه خالی آن نیک کیش
بجوشیدزان کوزه جوی لبن ‌ ‌ ‌ روان کوثر از عدن شد در زمن
زیک کوزهٔ شیر گشتند سیر ‌ ‌ ‌ زبون [illegible] چو روبه بشیر
دل قاضی از فیض شاه ملک ‌ ‌ ‌ فروزنده [illegible] چو ماه فلک
کرا منتهای پسندیده دید ‌ ‌ ‌ سخنهای فرخنده اش راشنید
سرعذر افکند برخاک راه ‌ ‌ ‌ برآورد یوسف ز تاریک چاه
همان چارصد عالم و هوشمند ‌ ‌ ‌ بریدند جامه گر فتند پند [٦]

حضرت میر سید محمد همدانیؒ اپنے والد کی وصیت پر تین سو علماء کے ساتھ کشمیر تشریف آور ہوئے۔ انہوں نے وقت کے حکام سے حضرت شیخؒ کے بارے میں پوچھا۔ اسوقت وہ ''دریہ'' نامی گاؤں میں تشریف فرما تھے۔ حضرت میرؒ ان کی ملاقات کے لئے اس گاؤں میں تشریف لے گئے۔ دونوں امیروں نے عرفانی نکتوں

پر بحث ومباحثہ کیا اور ایک دوسرے کے علم سے فیضیاب ہوئے ۔

چو سید بنزدیک سلطان رسید   بسلطان یکی تازہ برھان رسید
بدست ارادت بآن دار و گیر   سکندر کہ بگرفت دامان میر
بسی مردمان از خواص و عام   رسیدند از دست سید بکام
دلش بود جویان رہ نورالدینؒ   کہ صحبت کنم باشہ نورالدینؒ
وصیت ھمان از پدر داشتش   بروحانیت ہم سفر داشتش
بگفتندش ای سید نیک نام   فقیریست در قریہ دریہ گام
چو وصاف خوش وصف آنشاہ گفت   دل میرزان گفت کلکل شگف
شنیدن ھمان بود و گفتن ھمان   برہ شد قدم زن امیر زمانؒ
شکر ریز شد میر شیرین دہن   بآن شکرین لب بگف این سخن
چہ لذت گرفتی ز ترک لذات   تو آنگہ باشد کلوطیبات
حلال خدا را نمودن حرام   نہ شایان شریعت ای نیکنام
بپاسخ شکر بار شد نورالدینؒ   کہ ای واقف راز علم الیقین
کہ امّی بود دور از امتیاز   کجا حل وحرمت کند فرق باز
چو منفوذ شد علم حل و حرام   برستم بہ ترک ہمہ از تمام
دل میر خوشوقت شد زین جواب   بر آور دریای فیضش حباب
ز دریای معنی کشیدند سر   بصورت رسیدند با ھمدگر
گہی میرؒ آمد بماوای پیر   گہی پیر بجست ملجای میرؒ

حضرت شیخ نورالدین نورانیؒ کی صحبت میں ریشی لوگوں کی ایک جماعت تیار ہوئی اور وہ بھی لوگوں کی راہ مستقیم کی راہنمائی کے لئے جگہ جگہ گھومتے رہے۔

انہوں نے بھی نفسانی لذات اور خواہشات ترک کیں اور رات دن روزہ داری پر قناعت کی۔ چند نامور ریشی جنکا ذکر اس مثنوی میں ہے۔ ان میں منکی ریشی، سنگی ریشی، بابا لطیف الدین کنگی ریشی، بابا نور الدین ریشی، بابا جند ریشی اور رامی ریشی وغیرہ شامل ہیں۔

کہتے ہیں کنگی ریشی کا آبائی گاؤں لارک پورہ تھا۔ وہ کافی مال ودولت کے مالک تھے۔ پندرہویں سال کی عمر میں ریشی صحبت میں آگئے اور اپنے سارے مال وجائیداد کو لوگوں میں تقسیم کیا اور جگہ جگہ پر مسجدیں تعمیر کیں۔ عبادت الٰہی میں رات دن مشغول رہتے تھے۔

بیا ای خردمند پاکیزہ ہوش — بیان خوش کنگی ریشی نیوش
فصیح السان کد خدا زادہ بود — ملیح البیان سرو آزادہ بود
چو یوسف دل افروز فرخندہ بود — بسان [illegible] تابندہ بود
لارک پورہ بودست آرامگاہ — کہ در برج عرفان فروزندہ ماہ
بسن پانزدہ سال آن نونہال — قدم کرد محکم بر آن گنج و مال
متاع گرانمایہ ہم سیم و زر — براہ خدا صرف کرد آن گہر
زبند زرو مال پرداخت دل — بدریای عرفان درانداخت دل
چو صا حبدلان خانہ پردار شد — بتاج فقیری سر افراز شد ؎

اسطرح سے اس مثنوی میں بہت سارے ریشی عارفوں کی زندگی اور انکے کارناموں کا ذکر ملتا ہے۔ انکے کارناموں کا بغور مطالعہ کرنے سے یہ سبق ملتا ہے کہ واقعی انکا ارشاد دنیا کے ہر ایک فرد کے لئے کافی سودمند اور فیض بخش ہے۔

	کتابیات	مولف	صفحہ
۱۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص۔۷۰۔ب)
۲۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص۔۷۵۔ا ۸۴۔ب)
۳۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص ۔۸۵۔ ب ۔۱۱۰۔ا)
۴۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص۔۱۱۳ ۔ب ۔۱۱۶۔ب)
۵۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص ۔۱۵۴ ۔ب)
۶۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص۔۱۴۔ا۔ ۱۶ ۔ا)
۷۔	نورالدین نامہ	بابا کمالؔ	(ص۔۳۴۰۔ا ۔ب)